السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی مسلمان کسی غیر مسلم کی مدد کرے تو کیا اس سے وہ اس کا بھائی بن جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر کوئی مسلمان کسی غیر حربی غیر مسلم و کافر کی مدد کرے تو اس سے وہ اس کا بھائی نہیں بن جائے گا اور نہ وہ محرم بنے گا اگر مدد کرنے والی عورت ہو۔ تاکہ مدد کرنے والے کو ثواب ضرور ملے گا کیونکہ یہ نیکی ہے اور نیکی خواہ کافر ہی سے کیوں نہ کی جائے، یہ ایک پسندیدہ عمل ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

وَأَحسِنوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ المُحسِنينَ ١٩٥ ... سورة البقرة

''اور نیکی کرو، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

اور فرمایا:

لا يَنهىٰكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذينَ لَم يُقـٰتِلوكُم فِى الدّينِ وَلَم يُخرِجوكُم مِن دِيـٰرِكُم أَن تَبَرّوهُم وَتُقسِطوا إِلَيهِم إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ المُقسِطينَ ٨ ... سورة الممتحنة

''جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا، ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا۔ اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

«وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ فِي عَوْنِ أَخِيهِ» (صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر، ح: 2699)

اللہ تعالی بندے کی مدد میں ہوتا ہے، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔''

نیز نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

(من کان فی حاجة اخیه *کان اللہ فی حاجته)) (صحیح البخاري، المظالم، باب لیظلم المسلم المسلم ولایسلمه، ح 2442 و صحیح مسلم، البر والصلة، باب تحریم الظلم، ح 2580)

''جو شخص اپنے بھائی کی ضروت کو پورا کرے، اللہ تعالی اس کر ضرورت کو پورا کرتا رہتا ہے۔''

ان دونوں حدیثوں کا تعلق مسلمان سے ہے اور غیر مسلم کے حوالہ سے صحیح بخاری و مسلم میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی ماں سے صلہ رحمی کی اجازت دے دی تھی، جو کہ کافرہ تھیں (صحیح البخاری، الهبة وفضلها والتحریض علیها، باب الهدیة للمشرکین، حدیث 2620 و صحیح مسلم، الزکاة، باب فضل النفقة والصدقة علی الاقربین والزوج ۔۔۔ الخ، حدیث 1003)) اور یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ اور اہل مکہ کے مابین مصالحت ہو چکی تھی۔ یاد رہے! حربی کفار کی کسی قسم کی مدد کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ان کی مدد کرنے سے مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَن يَتَوَلَّهُم مِنكُم فَإِنَّهُ مِنهُم إِنَّ اللَّهَ لا يَهدِى القَومَ الظّـٰلِمينَ ٥١ ... سورة النساء

''اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا تو وہ بھی انہیں میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص507

محدث فتویٰ